کچھ ناموں کے بارے میں

مجید لاہوری مرحوم

ایک صاحب کا نام تھا گلزار علی۔ ان کے لڑکے کا نام تھا گل از گلزار علی! اب جو گل از گلزار علی کو اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا تو اس کا نام انہوں نے رکھا۔
"غنچہ کہ دمیدہ در گلزار علی"

مشرقی بنگال کے ایک گاؤں میں ایک مولوی صاحب تھے جن سے لوگ نام رکھواتے تھے ان کے پاس "طلسم ہوشربا" کی جلدیں تھیں۔ جن میں سے وہ عموماً نام رکھتے تھے۔ بدیع الزماں۔ امیر حمزہ۔ صاحب قراں۔ نور الدہر ملکہ حیرت۔ ملکہ صبا۔ مظہر العجائب۔ سحر الغرائب وغیرہ۔

مشرقی بنگال میں چونکہ لوگ بہت ہی دیندار قسم کے ہیں لہذا ان کے نام میں "دین کا ڈنکا" ضرور بجتا ہے۔ شہاب الدین ظہیر الدین۔ تمیز الدین۔ امین الدین۔ فہیم الدین۔ اور اس قسم کے بہت سے نام ہم سنتے ہیں۔ لیکن وہاں ایک صاحب کا نام تھا۔ "خدام الدین" اسی سبز شاداب خطہ میں کھجور کے درخت بھی ہیں۔ چنانچہ ایک خاتون کا نام تھا "کھجور النساء"

ایک اور دلچسپ نام سنئے۔ ایک خاتون کا نام "پائے پیڑھی بی بی فاطمہ" اور اس سے زیادہ دلچسپ نام یہ ہے کہ بڑے بھائی کا نام "فروغ" چھوٹے کا نام قافیے کی رعایت سے "دروغ" رکھا گیا۔ (دروغ بر گردن راوی)

فتح پور الہ آباد کے پاس ضلع ہے۔ "نگار" لکھنؤ کے ایڈیٹر حضرت نیاز بھی وہیں کے رہنے والے ہیں۔ ہاں تو یہاں تھے ایک صاحب خان صاحب سید طفیل ان کے لڑکوں کے نام یوں تھے سہیل۔ فضیل۔ بلبل۔ حمبل۔ کمبل۔ کفیل۔ ایک صاحب نے تجویز کیا کہ نئے بچے کا نام "غلیل" رکھ دو۔

خیر اس پر ایک فرمائشی قہقہہ بلند ہوا۔ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ آپ نے لڑکیوں کے نام میں قافیہ آرائی کیوں نہیں کی؟ طفیل صاحب نے کہا اس میں تو قافیہ کوئی نہیں تھا ایک اور صاحب کہنے لگے قافیہ کیوں نہیں تھا آپ "چڑیل" نام رکھ سکتے تھے۔

علی گڑھ میں ایک لنکا کا رہنے والا لڑکا پڑھتا تھا۔ "چنامنکا چمن بے سلیماں بدیع الدین محمد عمر نور محمد معین الدین" آپ سمجھے ہوں گے کہ یہ پورا شجرہ نسب ہے لیکن صاحب یہ ایک نام ہے۔ ہاں تو یہ صاحبزادے الہ آباد یونیورسٹی کے ایک مباحثہ کے سلسلہ میں آئے اور مسلم ہوٹل میں ٹھہرے وہاں کے لڑکوں نے اس کا نام کچھ

"شارٹ ہینڈ" بنا لیا- ایم این ایم سلیمان - ! اور روزانہ صبح ان کے کمرے کے سامنے ان کے پورے نام کا کورس گایا کرتے تھے۔

برما کے ایک وزیر (جنگ سے قبل) کا نام تھا "پوتھار اوری مونگ مونگ ساؤ پوتھان" یہ "پوتھان" یوں معلوم ہوتا ہے جیسے "پٹھان" سے مستعار لیا گیا ہے۔ یہ نام پڑھ کر ہمیں ایک دلچسپ بات سوجھی تھی وہ یہ کہ اگر غلام نبی پٹھان اور یوسف ہارون ایک ساتھ آرہے ہوں تو ان کا مشترکہ نام ہونا چاہیئے۔ "یوتھن جوزف"

آج سے تقریباً بیس سال پہلے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخلہ کے لئے ہمارے ایک سندھی بھائی نے درخواست دی۔ ان کا اسم گرامی تھا۔ "سلنگی فتح محمد خان سمانوں خان" جب یہ درخواست پروائس چانسلر صاحب کے سامنے پیش ہوئی تو کسی نے کہا کہ صاحب! یہ تو اچھا خاصہ مصرعہ ہے اور دیکھئے میں لے سے پڑھتا ہوں۔
اس کے دوسرے دن ایک درخواست اور آئی اور جن صاحب نے پرووائس چانسلر صاحب کے سامنے پہلے نام کا مصرعہ بتایا تھا وہ دوڑے ہوئے آئے اور کہنے لگے حضرت آج شعر پورا ہو گیا یعنی ایک نام ایسا ہی اور آگیا ہے۔ دیکھئے میں دونوں ناموں کو ملا کر پورا شعر پڑھتا ہوں ملاحظہ ہو۔

سلنگی فتح محمد خاں سمانوں خاں

سگھاڑی غلام علی دو دوں خاں

اول الذکر اسم گرامی کے مالک اب بھی کراچی میں ہیں جب ملتے ہیں تو فوراً یہ شعر یاد آجاتا ہے۔

خدا نہ کرے کہیں ان سطور پر ان کی نظر پڑ جائے

چند اور بھی پُر لطف نام کل ہی میرے ایک دوست جو ڈاکٹر ہیں سنا رہے تھے کہ ان کے ہسپتال میں ایک مریضہ آئی۔ اس کا نام جو دریافت کیا تو کہنے لگی "گرناز" پہلے تو یہ نام سمجھ میں نہ آسکا پھر ذرا غور کیا تو معلوم ہوا کہ نام ہے "گرہ ناز" ذرا نام کی اس شاعرانہ لطافت کی داد دیجئے۔ اور اس کے ساتھ پھر یہ نام سنئے۔ "امید بھری" اس سے زیادہ پُرحقیقت نام اور کیا ہو گا اچھا تو ایک نام اور سنئے اور پھر رخصت یعنی نام ہے۔ "اللہ بچایا" جب "اللہ بخش" اور "اللہ رکھا" نام رکھ سکتے ہیں تو "اللہ بچایا" میں کیا ہرج ہے؟

سمجھ اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

دہلی میں ایک سندھی ایس ڈی او تھے جن کا اسم گرامی تھا "اپریل" انہیں دیکھ کر ہمیشہ دل میں ایک گدگدی پیدا ہوتی تھی کہ ابھی ماہواری قسم کے ناموں میں گیارہ کی اور گنجائش ہے۔

حیدر آباد میں بجل بلکہ بجل علی بہت سے نام ہیں۔ بعض تو ان میں سے بی اے ایل ایل بی اور گزیٹڈ آفیسر بھی ہیں۔ واقعی یہ بجل بہت چلتا ہوا نام ہے۔

سکھ بہت ہی دلچسپ قوم ہے اور پھر اس کے نام وہ تو اور بھی دلچسپ ہیں۔ دنیا میں یہی ایک قوم ہے جس کو

نام تلاش کرنے میں قطعاً دقت نہیں ہوتی۔ کوئی سی چیز ہو اس کے ساتھ صرف "سنگھ" لگا دیجئے۔ بس نام بن جائے گا۔ مثلاً "گدھا سنگھ" یوں معلوم ہوتا ہے جیسے گدھے کے سر پر سینگ ہیں "کیکر سنگھ" "ببول سنگھ" "دروازہ سنگھ" "کہاڑا سنگھ" (کلہاڑا)

دہلی میں ایک سردار جی تھے ان کے دروازے پر ایک چھوٹا سا بورڈ تھا۔ نہایت ہی خطرناک قسم کا۔ خطرناک قسم کا اس لئے کہ اس پر لکھا تھا۔ "سردار سر توڑ سنگھ"

یہ بورڈ آنے جانے والوں کو سردار جی کے خوفناک نام سے آگاہی بخشا کرتا تھا۔

جھانسی میں ایک بزرگ رہتے تھے جن کا نام تھا عبدالغنی لیکن انہوں نے پیدائشی شاعری شروع کر دی۔ یعنی بچوں کے نام "ہم قافیہ" رکھنا شروع کئے ان کے لڑکوں کے نام تھے عبدالشافی عبدالوافی۔ عبدالکافی۔ جب چوتھا لڑکا پیدا ہوا تو کسی دوست نے مشورہ دیا اس کا نام عبدالشافی (مٹھائی) رکھ دو نام پکارتے وقت منہ میٹھا ہو جائے گا۔ وہ تو کہئے کہ جھانسی میں حکیم سعید صاحب کا ہمدرد دواخانہ نہیں تھا ورنہ وہ صاحب لڑکے کا نام "عبدالصافی" رکھ دیتے۔

بقیہ از صـ۴۶

کی بنیاد پر اسلامی تعلیمات کو کھلے ذہن کے ساتھ یکسو ہو کر قبول کریں۔

O اور دستورِ پاکستان کی کسی ایسی دفعات پر نظر ثانی کی جائے جو انگریزی دور کی باقی ماندہ سیاسی، معاشی اور قانونی نظام کا تحفظ کر رہی ہیں اور ملک کے اجتماعی نظام پر قرآن وسنت کی غیر مشروط بالادستی تسلیم کی جائے۔ اس کے بغیر ہم ان فکری اور معاشرتی تضادات سے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ جس نے پینتالیس سال سے ہمارے قومی سفر اور ترقی کا راستہ روک رکھا ہے۔

ان گزارشات کے ساتھ ہم مولانا شاہ احمد نورانی کی طرف سے جسٹس شفیع الرحمن کے مذکورہ بالا اختلافی نوٹ کا معاملہ سپریم جوڈیشنل کونسل میں پیش کرنے کے مطالبہ کی حمایت کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ کونسل کے ذمہ دار حضرات اس اصولی منطقی مطالبہ کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لیں گے

تصحیح

گزشتہ شمارے میں صفحہ نمبر ۵۶ پر محترم حافظ ارشاد احمد صاحب کی نظم میں چوتھے شعر کے دوسرے مصرع میں لفظ "بردباری" کے بجائے بربادی شائع ہو گیا ہے ادارہ اس سہو کتابت پر معذرت خواہ ہے۔ قارئین شعر کی تصحیح فرمالیں۔

خدا کی راہ میں جھیلے مصائب طیب خاطر سے
یہ عبرت خیز انکی بردباری دیکھتے جاؤ